

دسویں پارے کا مختصر جائزہ

<"xml encoding="UTF-8?>



دسویں پارے کا مختصر جائزہ

دسویں پارے کے چیدہ نکات

وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُم مِّنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ إِنْ كُنْتُمْ آمَنْتُم بِاللَّهِ وَمَا أَنْزَلْنَا عَلَى عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ التَّقَى الْجَمْعَانِ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٤٨﴾ سورة الأنفال

رب العالمين نے خمس کے وجوب کے سلسلہ میں جنگ بدر کی نصرت کا حوالہ دیا ہے تاکہ مسلمان مال کی کمی سے اسی طرح نہ گھبرائے جس طرح اصحاب بدر افراد کی کمی سے پریشان نہ تھے اور قدرت نے ان کی کمی کو پورا کر دیا تھا خمس صاحب ایمان کا کام ہے اور جس کا نصرت الہی پر ایمان نہیں ہے وہ خمس ادا نہیں کر سکتا ہے خمس کا تعلق صرف اصطلاحی غنیمت سے نہیں ہے بلکہ ہر فائدہ میں خمس واجب ہے جس کی تفصیل روایاتِ اہل بیت میں موجود ہیں جو وارت قرآن بھی ہیں اور شریک قرآن بھی واضح رہے کہ خمس کا حق سادات ہوناکسی نسلی امتیاز کی بنا پر نہیں ہے بلکہ یہ صرف اس لئے ہے کہ انہیں کوئی سے الگ رکھا گیا ہے اور اسی کا راز بھی یہ ہے کہ زکوٰۃ عوامی فائدے کے لئے تھی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے خاندان کو اس سے الگ رکھنا چاہا تاکہ کسی قسم کی بدنامی کا امکان نہ پیدا ہو سکے۔

وَإِذْ رَأَيَنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا يَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَإِنِّي جَارٌ لَكُمْ فَلَمَّا تَرَءَتِ الْفِتَنَ نَكَصَ عَلَى عَقِبَيْهِ وَقَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِنْكُمْ إِنِّي أَرَى مَا لَا تَرَوْنَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ وَاللَّهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿٤٨﴾ سورة الأنفال

شیطان ہر دور میں یہی کام انجام دیتا رہتا ہے اور اپنے ساتھیوں کو ورگلا کر میدان تک لے آتا ہے اور پھر ساتھ چھوڑ دیتا رہتا ہے..... شیطان کی حقیقت کیا ہے اور وہ کسی طرح یہ کام انجام دیتا ہے یہ ایک راز ہے لیکن یہ

مسلم ہے کہ اگر کل بدر میں سرaque بن حارث کی شکل میں آیا تھا تو آج سارے عالم اسلام میں امریکہ اور روس کی شکل میں یہی کام انجام دے رہا ہے جس کا تجریب برسوں سے ہو رہا ہے لیکن اس کے باوجود نا دان مسلمان حکام اسکے وعدوں پر اعتبار کر کے اپنے کو مصائب میں مبتلا کرتے جا رہے ہیں اور باہمی اختلافات کے نتائج کی طرف متوجہ نہیں ہوتے ہیں۔

وَأَعِدُّوا لَهُم مَا اسْتَطَعْتُم مِّنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطِ الْحَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ وَآخَرِينَ مِنْ دُونِهِمْ لَا تَعْلَمُونَهُمْ
اللَّهُ يَعْلَمُهُمْ وَمَا تُنِفِّقُوا مِنْ شَيْءٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَآتَنْتُمْ لَا تُظْلَمُونَ (٦٠) سورة الأنفال

یہ ایک اہم اسلامی فرضیہ ہے کہ مسلمانوں کو ہر دور میں کفار کے مقابلہ کے لئے طاقت کا انتظام رکھنا چاہئے کہ یہ دنیا ہمیشہ اہل قوت کے ہاتھ میں رہتی ہے اور وہی اس کے سیاہ و سفید کے مالک ہوتے ہیں آج امریکہ اور روس کے بلاک کی بنیاد بھی ان کی مادی قوت ہی ہے تو اگر مسلمان مقابلہ کی قوت پیدا کر لیں تو یہ سارا طلسماں ٹوٹ جائے گا اور دنیا اسلام کے زیر نگیں آجائے گی گھوڑوں کا ذکر بطور مثال کیا گیا ہے کہ اس کی صفت بندی سے ہبیت پیدا ہوتی ہے ورنہ پر طرح کے سامان حرب کا فرایم کرنا مسلمانوں کا فرض ہے جیسا کہ خود سرکار دو عالم (ص) نے تیراندازی کی تاکید کی تھی اور پھر راہ خدا میں خرچ کا مطالبہ کیا ہے کہ قوت کی فرایمی سرمایت کے بغیر ممکن نہیں ہے مسلمانوں کا فرض ہے کہ مال بھی خرچ کریں اور طاقت بھی فرایم کریں تا کہ کفر کا جادو ختم ہو جائے۔

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ آوَوا وَنَصَرُوا أُولَئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًا لَّهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ
کَرِيمٌ (٧٤) سورة الأنفال

صحیفہ سجادیہ جو کہ مذہب شیعہ کی معتبر ترین کتاب ہے اس میں امام زین العابدینؑ نے ان اصحاب کی بے پناہ تعریف کی ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ مذہب اہل بیتؑ میں صحابہ کرام کے اخلاق کی بہترین قدر دانی کی جاتی ہے البتہ منافقین کی کسی فرقہ میں کوئی قیمت نہیں ہے۔

إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَلَمْ يَخْشَ إِلَّا اللَّهَ فَعَسَى أُولَئِكَ
أَنْ يَكُونُوا مِنَ الْمُهْتَدِينَ (١٨) سورة التوبہ

صاحب ایمان کو غیرت دلائی گئی ہے کہ مساجد اللہ کے گھر ہیں اور بندگان خدا کا فرض ہے کہ اپنے گھروں سے زیادہ اللہ کے گھر کی آبادی کی فکر کریں، یہ کام مشرکین کا نہیں ہے بلکہ یہ کام صاحبان ایمان کا ہے۔

مسجد کو آباد کرنے کے لئے پانچ شرائط ضروری ہیں۔

۱ خدا پر ایمان ہوتا کہ خانہ خدا سے دلچسپی پیدا ہو

۲ آخرت پر ایمان ہوتا کہ دنیا کا فائدہ نہ تلاش کریں

۳ نماز قائم کرے تا کہ آبادی کی فکر رکھے

۵ خدا کے علاوہ کسی کا خوف نہ رکھتا ہوتا کہ صرف چند افراد کے طعن و طنز کرنے سے مسجد چھوڑ نہ دے مسجد کی تولیت اور اس کے انتظام کی ذمہ داری اس سے زیادہ شرائط کی متقاضی ہے

أَجَعْلُنَّمْ سِقَايَةَ الْحَاجِ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَجَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَوُونَ عِنْدَ اللَّهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿١٩﴾ سورة التوبہ

عباس بن عبد المطلب کو حاجیوں کی سقایت پر ناز تھا طلحہ بن شیبہ کلید برداری پر ناز کر رہے تھے کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے تم سب سے پہلے نماز ادا کی ہے اور ایمان کا اعلان کیا ہے تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور حضرت علیؑ کی افضلیت کا اعلان ہو گیا۔

لَقَدْ نَصَرْكُمُ اللَّهُ فِي مَوَاطِنَ كَثِيرَةٍ وَيَوْمَ حُنَيْنٍ إِذْ أَعْجَبَتُكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُعْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا وَضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحِبَتْ ثُمَّ وَلَيْتُمْ مُّدْبِرِينَ ﴿٤٥﴾ سورة التوبہ

فتح مکہ کے بعد بنی ہوازن وثقیف نے مسلمانوں سے لڑنے کے لئے ایک عظیم لشکر تیار کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اطلاع دی گئی تو آپؐ بھی دس ہزار انصار و مہاجرین اور دو ہزار نو مسلم ابوسفیان اور معاد یہ جیسے افراد کو لے کر روانہ ہو گئے کفار نے درہ پر قبضہ کر لیا اور مسلمانوں کے پہنچتے ہی تیروں کا مینہ برسانا شروع کر دیا مسلمان بھاگ کھڑے ہوئے صرف دس افراد باقی رہ گئے علیؑ ، عباس، فضل بن عباس ، مغیرہ بن الحارث، زید بن اسامہ، ایمن بن ام ایمن ، عباس وغیرہ نے مسلمانوں کو آواز دی؛

اے بیعت شجرہ والو!

اے سورہ بقرہ والو!

واپس آ جاؤ مسلمان واپس آ گئے اور گھمسان کا رن پڑا تو کفار مغلوب ہو گئے کفار کا سربراہ ابو جرول تھا حضرت علیؑ نے اسے قتل کر دیا تو کفار کے قدم اکھڑ گئے اور مسلمانوں کو کثیر مال غنیمت ہاتھ آیا چھ ہزار عورتیں اور بچے قیدی بنے ۲۲ ہزار اونٹ ملے اور تقریباً ۲۰ ہزار گائے اور بکریاں ہاتھ آئیں علامہ شرقاوی نے کتاب ”محمد رسول الحریۃ“ میں لکھا ہے کہ ابوسفیان وغیرہ جنگ کے لئے نہیں بلکہ مسلمانوں کو فرار پر آمادہ کرنے کے لئے ساتھ لگ گئے تھے فخرالدین رازی کا بیان ہے کہ کثرت پر ناز ابوبکر کو پیدا ہوا تھا اور انہوں نے کہا تھا کہ اب ہم نہیں ہار سکتے ہیں۔